بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر و نظر

اجتہاد کے نام پر الحاد!

کتاب و سنّت سے یہ اعراض کب تک؟

اسلام دین کامل ہے۔ یہ آج سے چودہ صدیاں قبل مکمل ہوا۔ اور آج تک کتاب و سنت میں مکمل، جوں کا توں موجود ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا سے رخصت ہوتے وقت اپنی امت کو یہ وصیت فرمائی تھی:

"ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بهما کتاب الله وسنة رسوله!"

"میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جن کو اگر تم نے مضبوطی سے تھامے رکھا، تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ان میں سے پہلی چیز کتاب اللہ ہے اور دوسری اس کے رسول کی سنت!"

زبانِ نبوت سے ادا ہونے والے یہ پاکیزہ اور قیمتی الفاظ اس بات کا ثبوت ہیں کہ اسلامی تعلیمات کو ابدیت حاصل ہے، تاقیامت ہمیں نہ کسی دوسری شریعت کی ضرورت پیش آئے گی اور نہ ہی شریعتِ محمدیہ میں کسی قسم کی کمی بیشی یا تبدیلی کی گنجائش ہے! ــــ قیامت تک اب کوئی نبی نہیں آئے گا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین اور

خاتم المرسلین ہونے کا یہی نتیجہ ہے کہ شریعتِ محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) ہر دور میں ہماری راہنما ہو گی!

—— لیکن افسوس کہ آج اگر ایک طرف ائمہ کے اجتہادات و تعبیر کو شریعت کا درجہ دے کر انہیں گویا مقامِ نبوت پر سرفراز کر دیا گیا ہے اور امتِ مسلمہ پر فقہی جمود مسلط کر دیا گیا ہے، تو دوسری طرف کتاب و سنت سے دُور کا واسطہ بھی نہ رکھنے والے اجتہاد یا تعبیرِ نو کے نام پر الحاد و زندقہ پھیلانے کی سرتوڑ کوششوں میں مصروف ہیں —— گویا ہر دو طرح سے کتاب و سنت ہی سے اعراض برتا جا رہا ہے!

اجتہاد کا دروازہ بند نہیں ہوا، آج بھی کھلا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہر ایرا غیرا یا کوئی جاہلِ مطلق اٹھ کر اپنی کوتاہ بینیوں کو اجتہاد کا نام دے اور اس کے پردے میں مغربیت کا پرچار شروع کر دے —— کتاب و سنت کو اپنی بے لگام خواہشات کا تابع بنا ڈالے یا تمسک بالکتاب والسنۃ کو قدامت پرستی کا نام دے کر تجدد و تعبیرِ نو کے شوق میں کوئی نیا دین ایجاد کر لے!

اجتہاد کا موضوع بڑا وسیع ہے، تاہم مختصر سے مختصر الفاظ میں اس کی تعریف "کتاب و سنت سے منشاءِ الٰہی کی تلاش اور کتاب و سنت کی تعلیمات کا پیش آمدہ مسائل پر اطلاق" ہے —— یعنی کسی بھی دور میں، کسی بھی مسئلہ کے حل کے لیے ہمیں کتاب و سنت کا وہ حکم تلاش کرنا ہو گا جو اس پر لاگو ہو سکتا ہو۔ شریعت کی ہمہ گیری اور ابدیت کے یہی معنیٰ ہیں!——

چنانچہ امام ابنِ تیمیہؒ کا ایک رسالہ:

"مَعَارِجُ الْوُصُوْلِ اِلٰی مَعْرِفَةِ اَنَّ اُصُوْلَ الدِّيْنِ وَ فُرُوْعَهٗ قَدْ بَيَّنَهَا الرَّسُوْلُ!"

اس موضوع پر ایک مستقل کتاب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دین کے اصول اور فروع سب کے سب کتاب و سنت میں بیان فرما دیے ہیں۔ لہٰذا اسلامی شریعت میں ہر دور کے مسائل کا حل یا تو

صراحتاً موجود ہو گا ـــــــ یا اگر صراحت نہ ہو گی تو اس کی تعلیمات سے منشاء الٰہی کی ایسی تلاش ممکن ہو گی، جو ان مسائل کا حل پیش کر سکے! ـــــ مؤخر الذکر صورت میں پیش آمدہ مسائل کا حل کتاب وسنّت سے تلاش کرنے ہی کا نام اجتہاد ہے، اور جو ظاہر ہے کتاب وسنّت پر عبور رکھنے والوں کا کام ہے!

لیکن اگر کوئی شخص کتاب وسنّت سے دُور رہ کر محض عقلی گھوڑے دوڑاتا ہے، یا کتاب وسنّت کو اپنی خواہشات کا غلام بنا لینا چاہتا ہے، یا اس کے صریح احکام کی تاویل کرتا ہے، یا کتاب وسنّت کو ناقص تصور کرتے ہوئے اس سے زائد کوئی چیز بیان کرتا ہے۔ اور بایں ہمہ اسے اجتہاد کا نام دیتا ہے، تو ایسا شخص نہ صرف احمقوں کی جنّت میں بستا ہے، بلکہ شریعت کی ہمہ گیری، ابدیت اور تکمیلِ دین ہی کا انکاری ہے۔ بالفاظِ دیگر کتاب وسنّت اور توحید و رسالت پر اس کا ایمان ہی نہیں ہے، اور عملاً وہ " لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ" کا باغی!

ـــــ وا حسرتا کہ انہی بنیادوں پر قائم ہونے والے اس ملک میں اعتصام و تمسّک بالکتاب والسنّۃ کا اہتمام ہی نہیں ہے، ہاں اس سے بغاوت کے نت نئے مظاہر منظرِ عام پر آتے رہتے ہیں، لیکن جن کا نوٹس لینے کی کسی کو توفیق میسّر نہیں!

زیرِ نظر شمارہ کے "تحقیق و تنقید" کے صفحات میں ہم نے اجتہاد و تعبیرِ نو کے نام پر الحاد و مغربیت کے پرچار کی ایک شرمناک کوشش کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے اس کے تعاقب کا سلسلہ شروع کیا ہے، جو آئندہ اشاعت میں مکمل ہو گا۔ ان شاء اللہ!

تاہم اہلِ فکر و نظر سے ہمارا سوال یہ ہے کہ دینِ اسلام سے اس ظالمانہ سلوک کا سلسلہ کہاں تک دراز ہو گا ـــــ اور کتاب وسنّت سے یہ اعراض کب تک؟

کچھ اس کا بھی علاج اے چارہ گراں ہے کہ نہیں ہے؟

(اکرام اللہ ساجد)